رمضان اور ادائیگی زکوٰۃ

(چند اہم فضائل و مسائل)

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

اہل ایمان کے بنیادی اوصاف اقامت صلوٰۃ اور اداءِ زکوٰۃ: 4
اللہ کی رحمت کے مستحق: 5
آخرت میں خوف نہیں ہوگا: 5
اجر بڑھانے والے لوگ: 5
آخرت میں اجر عظیم: 6
ترک زکوٰۃ پر سخت وعید: 6
گلے کا طوق: 7
زکوٰۃ نہ دینے والی کی نماز: 8
مال کے فرض حق کی ادائیگی: 8
مال کے نقصان دہ پہلو کا خاتمہ: 9
زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط: 9
صاحبِ نصاب کون ہے؟ 10
مالِ تجارت سے مراد: 10

زکوۃ کے چند اہم مسائل: 11

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے اور کن کو نہیں! 13

بینک کا زکوٰۃ کاٹنا: 17

طویل المیعادی قرضے: 17

پراپرٹی پر زکوۃ کے احکام: 18

زکوۃ کا بہترین مصرف: 19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اکثر مقامات پر صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ اکثر اہل اسلام رمضان المبارک میں اس فریضے کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اس لیے رمضان المبارک کی مناسبت سے زکوٰۃ کے فضائل و مسائل کو جامعیت و اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ادائیگی کا صحیح طریقہ معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی فضیلت، عدم ادائیگی پر وعیدات اور اس کے ضروری مسائل بھی معلوم ہو جائیں۔

زکوٰۃ: ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دولت صرف چند ہاتھوں تک محدود ہو کر نہ رہ جائے بلکہ مستحقین اور ضرورت مند لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اسلام نے جہاں زکوٰۃ کے فضائل، فوائد، شرائط، نصاب، اَقسام، اَحکامات اور مسائل کو ذکر کیا ہے وہاں پر اس فریضے کو چھوڑنے، اس میں غفلت سے کام لینے والے کے بارے میں وعیدیں بھی ذکر فرمائیں ہیں۔

اہل ایمان کے بنیادی اوصاف اقامت صلوٰۃ اور اداءِ زکوٰۃ:

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيۡنٍۙ ﴿۱﴾ هُدًى وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَۙ ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾

سورۃ النمل، رقم الآیات: 1 تا 3

ترجمہ: یہ آیات ہیں قرآن اور واضح کتاب کی، جو باعث ہدایت اور خوشخبری ہے ایسے اہل ایمان کے لیے کہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت پر یقین (کامل ایمان) رکھنے والے ہیں۔

اللہ کی رحمت کے مستحق:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

سورۃالنور، رقم الآیۃ:56

ترجمہ: اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کامل تابعداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

آخرت میں خوف نہیں ہوگا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

سورۃالبقرۃ، رقم الآیۃ:277

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے، نیک اعمال کیے بطور خاص نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ ادا کی ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب پاس اور (قیامت کے دن) نہ اپنے بارے میں خوف زدہ ہوں گے اور نہ دوسروں کے بارے غمزدہ ہوں گے۔

اجر بڑھانے والے لوگ:

وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

سورۃالروم، رقم الآیۃ:39

ترجمہ: اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے زکوٰۃ دیتے ہو درحقیقت یہی لوگ

اپنے اجر کو بڑھانے والے ہیں۔

آخرت میں اجر عظیم:

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾

سورۃ النساء، رقم الآیۃ: 162

ترجمہ: اور وہ لوگ جو نماز کو قائم کرنے والے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان (یعنی عقیدہ توحید سے عقیدہ آخرت تک تمام عقائد) رکھنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ہم عنقریب (قیامت والے دن) انہیں بہت بڑا اجر دیں گے۔

ترک زکوٰۃ پر سخت وعید:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

سورۃ التوبۃ، رقم الآیات: 34 تا 35

ترجمہ: جو لوگ سونا وچاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں نکالتے) تو اے نبی آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ جس دن اس مال کو جہنم کی آگ پر تپایا (گرم کیا) جائے گا پھر اس تپے ہوئے مال سے زکوٰۃ نہ دینے والوں کی پیشانیاں اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہی مال ہے جو تم نے اپنی ذات کے لیے

جمع کیا تھا تو اب اس جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

فائدہ: کرنسی وغیرہ کو ایسی چیز میں تبدیل کر دیا جائے گا کہ جس کو آگ پر تپایا جا سکتا ہے اور پھر اس کو تپا کر داغا جائے گا۔

گلے کا طوق:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

سورۃ اٰل عمران، رقم الآیۃ:180

ترجمہ: اور جو لوگ بخل (صدقات واجبہ، مثلاً زکوۃ ادا نہیں) کرتے اس مال میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ (مال کی زکوۃ ادا نہ کرنے) والی بات ان کے لیے خیر والی ہو گی نہیں بلکہ یہ بات ان کے لیے شر والی ہے۔ عنقریب قیامت والے دن اس مال کو جس میں انہوں نے بخل کیا تھا طوق بنا دیا جائے اور اللہ ہی کے لیے ہے میراث آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کو تمہارے کاموں کی پوری طرح خبر ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَيْهِ -يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ- ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ" ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ﴾ .

صحیح البخاری: ج2 ص655 کتاب التفسیر. باب تفسیر سورۃ آل عمران

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ نے مال دیا ہو پھر بھی وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ اس شخص کے گلے کا طوق بن جائے گا پھر اس کی دونوں باچھوں کو پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ الخ“

زکوٰۃ نہ دینے والی کی نماز:

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: أُمِرۡنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ فَمَنۡ لَمۡ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: 10095

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جس نے (باوجود صاحب نصاب ہونے کے) زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

مال کے فرض حق کی ادائیگی:

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَدَّيۡتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدۡ قَضَيۡتَ مَا عَلَيۡكَ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1788

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تیرے اوپر جو تیرے

مال کا فرض حق تھا وہ ادا کر دیا۔

مال کے نقصان دہ پہلو کا خاتمہ:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِذَا أَدَّى رَجُلٌ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ، فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:1579

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے مال کا شر (نقصان دہ پہلو) ختم ہو گیا۔

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط:

1: مسلمان ہونا..... (کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ یہ خالصۃً عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں)

2: آزاد ہونا..... (شرعی غلام اور باندی پر واجب نہیں۔ واضح ہو کہ آج کل کہیں بھی شرعی غلام اور باندیوں کا وجود نہیں)

3: عاقل ہونا..... (دیوانے، پاگل پر زکوٰۃ فرض نہیں)

4: بالغ ہونا..... (نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں)

5: نصاب کا مالک ہونا (اگر کسی کے پاس نصاب سے کم مال ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ نصاب کی تفصیل آگے آرہی ہے)

6: مال کا قرضے اور بنیادی ضروریات سے فارغ ہونا۔

:7 زیرِ ملکیت مال پر کامل ملکیت کا پایا جانا

:8 اس مال پر سال کا گزرنا۔

:9 اس مال کا بڑھنے والا ہونا (نامی ہونا اور وہ چار قسم کے اموال ہیں: سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت)

صاحبِ نصاب کون ہے؟

زکوٰۃ کے نصاب میں یہ تفصیل یہ ہے کہ

[۱]: اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے سات تولے سونا (87.48 گرام) موجود ہو (خواہ جس شکل میں ہو مثلاً زیورات، ڈلی، آرائشی سامان، سِکے وغیرہ) تو اس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے۔

[۲]: اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی (612.36 گرام) موجود ہو (خواہ جس شکل میں ہو مثلاً زیورات، ڈلی، آرائشی سامان، سِکے وغیرہ) تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

[۳]: اگر کسی کی ملکیت میں سونے کی مذکورہ مقدار یا چاندی کی مذکورہ مقدار نہ ہو یا ہو لیکن اس مذکورہ مقدار سے کم ہو تو اب دیکھا جائے گا کہ اگر اس کی ملکیت میں یہ چار چیزیں سونا، چاندی، نقدی اور مالِ تجارت موجود ہوں یا ان میں سے بعض موجود ہوں اور ان کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مالِ تجارت سے مراد:

اگر کسی چیز کو خریدتے وقت نیت یہ تھی کہ اسے بعد میں فروخت کر

دیں گے اور یہ نیت تاحال باقی بھی ہو تو اب یہ چیز "مالِ تجارت" میں شمار ہو گی، لیکن اگر کوئی چیز خریدتے وقت اسے آگے فروخت کرنے کی نیت نہ ہو یا اس وقت تو فروخت کرنے کی نیت تھی لیکن بعد میں نیت بدل گئی تو ایسی چیز "مالِ تجارت" میں شمار نہ ہو گی۔

زکوۃ کے چند اہم مسائل:

1: زکوٰۃ کل مال کا اڑھائی فیصد واجب ہوتی ہے۔

2: زکوۃ جس کو دی جائے اس میں اسے مالک بنانا ضروری ہے۔ (تملیک ضروری ہے، اباحت کافی نہیں)

3: اگر کسی کی آمدنی کافی ہے لیکن وہ مقروض ہے اور خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے قرض ادا کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

4: جس شخص کی ماہانہ آمدنی معقول ہے لیکن سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار جمع نہیں رہتی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں۔

5: اگر ادھار کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو وصول ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہو گا اگر ادھار کی رقم وصول ہونے میں چند سال کا عرصہ گزر گیا تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ دینا لازم ہو گا۔

6: مردہ کے ایصال ثواب کے لیے زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں بلکہ دوسری حلال رقم (صدقات زکوۃ کے علاوہ) سے ایصال ثواب کرنا ہو گا ورنہ میت کو ثواب نہیں پہنچے گا۔

7: باپ اور بیٹا مل کر پیسہ کماتے ہیں اور پیسہ باپ کے قبضہ میں ہے اور باپ ہی اس میں سے تصرف کرتا ہے اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے تو سال گزرنے

کے بعد باپ پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو گا، بیٹے پر نہیں کیونکہ ان پیسوں کا مالک باپ ہے۔ہاں اگر وہ اپنا اپنا پیسہ تقسیم کر دیں تو الگ الگ زکوۃ واجب ہو گی۔

8: بچہ اگر صاحب نصاب ہے تو نابالغ ہونے کی وجہ سے اس کے مال وغیرہ پر زکوۃ واجب نہیں اور ولی کے لیے نابالغ کے مال سے زکوۃ ادا کرنا لازم نہیں ہو گا۔دوسری عبادات کی طرح بچہ پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

9: زکوۃ کی رقم سے مکانات بنا کر مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے۔اس مقصد کے لیے مکان کا قبضہ بھی دے دیں اور رجسٹرڈ کروا کر کاغذات بھی ان کے حوالے کر دیے جائیں تاکہ وہ اپنے اختیار سے جس قسم کا جائز تصرف کرنا چاہے کر سکیں۔

10: جو رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر ادا کی جائے اور جس کو دی جائے وہ خرچ بھی کر لے اب اگر اس مال کو زکوۃ میں شمار کیا جائے تو وہ درست نہیں اور زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

11: پرائز بانڈ کی اصل قیمت یعنی جس رقم سے پرائز بانڈ خریدا ہے وہ نصاب کے برابر ہو تو اس اصلی رقم پر زکوۃ واجب ہے اور ہر قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں جو رقم زائد ملتی ہے وہ نہ تو لینا جائز ہے اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ ہے جہاں سے لیتا ہے واپس کرے ورنہ بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کر دینا ضروری ہے۔

12: اگر کوئی تجارت کی نیت سے پلاٹ خریدے یا زمین خریدے (یعنی فروخت کرنے کی نیت سے) تو اس صورت میں اس کی قیمت سے ہر سال زکوۃ ادا کرنا فرض ہے اور ہر سال مارکیٹ میں جو فروخت کی قیمت ہو گی اس کا اعتبار ہو گا

۔ مثلاً ایک پلاٹ ایک لاکھ میں خریدا تھا سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت 5 لاکھ ہو گی تو زکوۃ 5 لاکھ سے دینی ہو گی اور اگر پلاٹ ذاتی ضروریات کے لیے خریدا تو اس پر زکوۃ واجب نہیں، اور اگر پلاٹ خرید ار قم کو محفوظ کرنے کے لیے تو اس صورت میں بھی زکوۃ ہر سال واجب ہو گی۔

13: اگر پلاٹ خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی بعد میں فروخت کرنے کا ارادہ ہو گیا تو جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جائے اس پر زکوۃ واجب نہیں۔

14: اگر کوئی شخص سال کے پورے ہونے سے پہلے یا سال مکمل ہونے کے بعد تھوڑی تھوڑی کر کے زکوۃ ادا کرے تب بھی جائز ہے۔

15: اگر کسی آدمی نے کمیٹی کے طور پر پیسے جمع کروائے ہوں اور وہ نصاب کے برابر بھی ہوں اور پھر اس آدمی پر کسی قسم کا قرض وغیرہ بھی نہ ہو تو اس محفوظ شدہ پیسوں کی زکوۃ ادا کرنی ضروری ہو گی اور زکوۃ ادا کرتے وقت کمیٹی کی جمع شدہ رقم کو اصل مال اور نقدی کے ساتھ ملایا جائے گا۔

16: اگر کوئی شخص یوں کرتا ہے کہ وہ انکم ٹیکس ادا کرتا ہے اور پھر یہ سمجھتا ہے کہ انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ زکوٰہ بھی ادا ہو گئی۔ تو اس کی یہ سوچ غلط ہے کیونکہ انکم ٹیکس ملکی ضروریات کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرّر ہے، جبکہ زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے فریضۂ خداوندی اور عبادت ہے، انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، بلکہ زکوٰۃ کا الگ ادا کرنا فرض ہے۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے اور کن کو نہیں!

زکوٰۃ کا مصرف اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ﴾

(سورۃ التوبۃ:60)

ترجمہ: صدقات (واجبہ) تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور زکوۃ جمع کرنے والے عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور قرض ادا کرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر خرچ کرنے کے لیے ہیں۔

۱، ۲: فقراء اور مساکین: فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ مال ہو لیکن بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی نہ ہو۔ یہ دونوں زکوۃ کے مستحق ہیں۔

۳: عاملینِ زکوۃ: وہ لوگ جنہیں زکوۃ جمع کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی تنخواہوں کی ادائیگی زکوۃ کی رقم سے کی جاسکتی ہے۔

۴: مؤلفۃ القلوب: نو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے۔

۵: غلام: غلام آزاد کروانا۔

۶: مقروض: مقروض کو قرض کی ادائیگی یا دیگر ضروریات کے لیے زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

۷: فی سبیل اللہ: فی سبیل اللہ سے اصل مراد مجاہدین ہیں۔ "سبیل اللہ" میں یہ بھی شامل ہے کہ جو شخص دینی علم حاصل کرنے کے لیے مکمل طور پر وقت دے، تو اسے بھی جیب خرچ، کپڑے، کھانا، پینا، رہائش اور کتب وغیرہ لے کر دی جاسکتی ہیں۔

۸:ابن سبیل: اس سے مراد مسافر ہے، یعنی ایسا مسافر جس کے پاس زادِ راہ ختم ہو چکا ہے، تو اسے اپنی ضروریات پوری کرنے یا اپنے علاقے تک پہنچنے کے لیے زکوۃ سے امداد دی جاسکتی ہے۔

ان مصارف کی روشنی میں درج ذیل احکام ملاحظہ ہوں:

[1]: اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے سات تولے سونا(87.48 گرام) یا ساڑھے باون تولہ چاندی(612.36 گرام) یا سونے یا چاندی کی مذکورہ مقدار نہ ہو یا ہو لیکن اس مذکورہ مقدار سے کم ہو تو اب دیکھا جائے گا کہ اگر اس کی ملکیت میں یہ پانچ چیزیں سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت

گھر کا زائد از ضرورت سامان موجود ہوں یا ان میں سے بعض موجود ہوں اور ان کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوں تو اس شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

فائدہ نمبر 1: زائد از ضرورت سامان سے مراد وہ سامان ہے جس کے بغیر انسان کی بنیادی ضروریات پوری ہو جاتی ہوں۔ اس تعریف کی رو سے کھانے پینے کا سامان، رہائشی مکان، استعمال کے کپڑے اور زیورات، گھریلو ضروری اشیاء(مثلاً سلائی اور دھلائی کی مشین، فریج، کھانا پکانے کے برتن وغیرہ)، تاجروں اور مزدور طبقہ کے آلاتِ صنعت و حرفت (مثلاً مشینری، فرنیچر وغیرہ) ضرورت کا سامان کہلائے گا، اور ایسا سامان، برتن اور کپڑے وغیرہ جو بنیادی ضرورت و حاجت کے نہ ہوں اور سال بھر میں ایک بار بھی استعمال نہ ہوتے ہوں تو وہ زائد از ضرورت سامان شمار ہوں گے۔

فائدہ نمبر 2: ان پانچ چیزوں کے مجموعے کو ”حرمانِ زکوٰۃ کا نصاب“ کہا جاتا

ہے۔ اس نصاب کی موجودگی میں زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ نیز یہی نصاب وجوبِ صدقۃ الفطر اور وجوبِ قربانی کا بھی ہے۔

[2]: زکوٰۃ اپنے اصول (ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی) اور فروع ((بیٹا بیٹی، پوتا پوتی اور نواسا نواسی) کو دینا جائز نہیں ہے۔

[3]: بیوی؛ شوہر کو اور شوہر؛ بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

[4]: بھابھی، بھائی، بھتیجا، بہن اگر وہ نصاب کے مالک نہیں اور مستحق بھی ہیں اور ان کا کھانا پینا الگ ہو تو ان سب کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

[5]: سادات کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں ہے۔ سادات سے مراد خاندانِ بنوہاشم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد اور ان کے نسب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس لیے ان کی مدد زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ کے علاوہ دیگر صدقات سے کی جائے۔

[6]: اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بنی ہاشم سے ہو اور دوسرا غیر بنی ہاشم سے ہو تو جو غیر بنی ہاشم سے ہو اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ اگر باپ بنی ہاشم سے ہو تو اس کی اولاد بھی بنی ہاشم سے شمار ہو گی۔ اگر باپ غیر بنی ہاشم سے ہو، بیوی بنی ہاشم سے ہو تو اولاد غیر بنی ہاشم شمار ہو گی کیونکہ نسب میں باپ کا اعتبار ہوتا ہے، ماں کا نہیں۔

[7]: گر استاذ غریب ہے اور نصاب کا مالک نہیں تو شاگرد کے لیے استاذ کو زکوٰۃ دینا جائز بلکہ مستحق استاذ کو زکوٰۃ دینے کا ثواب زیادہ ملے گا۔

[8]: مسجد میں زکوۃ کی رقم نہیں دے سکتے۔

[9]: مستحق ملازمین کو بطور تنخواہ زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔ ہاں تنخواہ کے عنوان کے علاوہ

[10]: ایسی NGO’s اور ادارے جو شرعی حدود کا لحاظ نہیں کرتے، انہیں زکوۃ دینا جائز نہیں۔

چند جدید مسائل

بینک کا زکوٰۃ کاٹنا:

حکومت بینکوں کے ذریعے جو زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو اس طریقے سے اکاؤنٹ ہولڈر کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اسے دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن اکاؤنٹ ہولڈر کو اگر اس میں شبہ ہو کہ یہ رقم صحیح مصرف میں ادا ہو گی یا نہیں یا خدانخواستہ حکومت اس سلسلہ میں غفلت اختیار کرے تب بھی اس کا وبال حکومت پر ہو گا، زکوٰۃ دہندہ کی زکوٰۃ کا فریضہ ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر اکاؤنٹ ہولڈر بینک سے اپنی رقم نکلوا لے اور زکوٰۃ کا حساب لگا کر خود صحیح مصرف میں ادا کرنے کا اہتمام کرے تو بلاشبہ یہ طریقہ افضل اور محتاط ہو گا۔

طویل المیعادی قرضے:

سرمایہ دار اور بڑے کاروباری لوگ بینکوں سے جو بڑی رقومات طویل مدت کے لیے بطور قرض لیتے ہیں، ان کاروباری قرضوں کا حکم یہ ہے کہ ہر سال جتنی قسط کی رقم واجب الادا ہوتی ہے، صرف اتنی ہی رقم اصل سرمایہ سے منہا کی جائے گی اور بقیہ قرض کو مالِ زکوۃ کے نصاب سے منہا نہیں کیا جائے گا، بلکہ بقیہ

کل مالیت کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اسی طرح اگر کسی نے انفرادی طور پر بھی طویل المیعادی قرض لیا ہو تو صرف موجودہ ایک سال [زکوۃ کے حساب والے سال] کی واجب الادا رقم اس کی قابلِ زکوۃ رقم سے منہا کی جائے گی۔ آئندہ سالوں میں واجب الادا رقم کل حساب سے منہا نہیں کی جائے گی۔

پراپرٹی پر زکوۃ کے احکام:

1: جو زمین یا گھر رہائش کی نیت سے خریدا گیا ہو، اس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔

2: جو دکان اس غرض سے خریدی ہو کہ اس میں کاروبار کیا جائے گا تو اس دوکان کی ویلیو پر بھی زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔

3: پراپرٹی خریدتے وقت اگر کوئی نیت نہ کی ہو کہ اس کو بیچنا ہے یا رہائش اختیار کرنی ہے تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔

4: جو پراپرٹی تجارت کی نیت سے لی ہو کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا تو ایسی تمام پراپرٹیز اگر نصاب کے بقدر ہوں تو ہر سال ان کی موجودہ ویلیو کا حساب کر کے کل مالیت کا ڈھائی فیصد بطور زکوۃ ادا کرنا شرعاً لازم ہو گا۔

5: اگر پراپرٹی کرایہ پر دی ہو تو اس پراپرٹی کی مالیت پر زکوۃ لازم نہیں ہو گی، البتہ اگر حاصل ہونے والا کرایہ جمع ہو اور پراپرٹی کا مالک پہلے سے صاحبِ نصاب ہو یا جمع شدہ کرایہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سالانہ اس پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہو گا۔ اگر کرایہ خرچ ہو جاتا ہو، بچت میں جمع نہ ہوتا ہو تو اس کرائے پر زکوۃ نہیں ہو گی۔

:6 قسطوں پر خریدا ہوا پلاٹ اگر تجارت کی نیت سے خریدا ہو تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے، خواہ قبضہ ملا ہو یا نہ ملا ہو۔ اس کی موجودہ قیمتِ فروخت کا اڑھائی فی صد بطورِ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔

:7 تجارت کی نیت سے خریدی ہوئی پلاٹ کی فائل کی موجودہ قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

:8 زرعی زمین اگر تجارت کی نیت سے خریدی جائے تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ اگر زراعت کی نیت سے خریدی جائے تو زکوۃ واجب نہیں۔

زکوۃ کا بہترین مصرف:

[1]: مستحق رشتہ دار ہیں اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ادائیگیِ زکوۃ اور صلہ رحمی۔

[2]: دینی مدارس ہیں اس میں بھی دوگنا ثواب ہے اشاعت و تحفظ دین اور ادائیگی زکوۃ۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام